قرآن کا سبق - 18a: راضی نہ ہوں یہود و نصاریٰ (البقرۃ:120-121)

اس سبق کے اختتام پر آپ جان لیں گے کہ:

- یہود و نصاریٰ اس وقت تک خوش نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ ان کی پیروی کرنے نہ لگ جاؤ۔
- اللہ ان لوگوں کی مدد نہیں کرے گا جو یہود و نصاریٰ کی خواہشوں کی اور ان کے دین کی پیروی کریں گے۔
- اللہ کی ہدایت ہی سب سے بڑی ہدایت ہے۔

تلاوت و تشریح:

وَلَنْ تَرْضٰى	عَنْكَ	الْيَهُوْدُ	وَلَا النَّصٰرٰى	حَتّٰى	تَتَّبِعَ	مِلَّتَهُمْ ؕ
اور ہرگز نہیں راضی ہوں گے	آپ سے	یہودی	اور نہ نصاریٰ	جب تک	آپ پیروی (نہ) کریں	ان کے دین کی، 1

قُلْ	اِنَّ هُدَى اللّٰهِ	هُوَ	الْهُدٰى ؕ	وَلَئِنِ	اتَّبَعْتَ	اَهْوَآءَهُمْ	بَعْدَ
کہہ دیں:	بیشک اللہ کی ہدایت	وہی	(حقیقی) ہدایت ہے 2	اور اگر	آپ نے پیروی کی	ان کی خواہشات کی 3	بعد

الَّذِىْ	جَآءَكَ	مِنَ الْعِلْمِ ۙ	مَا لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ وَّلِىٍّ	وَّلَا نَصِيْرٍ (120)
اس کے جو	پاس آ گیا آپ کے	علم،	(تو) نہیں ہوگا آپ کے لیے	اللہ سے (بچانے والا)	کوئی حمایتی	اور نہ مددگار۔

اَلَّذِيْنَ	اٰتَيْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	يَتْلُوْنَهٗ	حَقَّ	تِلَاوَتِهٖ ؕ	اُولٰٓئِكَ	يُؤْمِنُوْنَ
وہ لوگ جو	ہم نے دی انہیں	کتاب	تلاوت کرتے ہیں اس کی	(جیسا) حق ہے	اس کی تلاوت کا، 4	وہی لوگ	ایمان رکھتے ہیں 5

بِهٖ ؕ	وَمَنْ	يَّكْفُرْ بِهٖ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (121)
اس پر،	اور جو	انکار کریں اس کا	وہی سب (لوگ)	نقصان اٹھانے والے ہیں۔

1 آپ ﷺ نے یہود و نصاریٰ کو اسلام کی دعوت دینے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن بہت کم لوگوں نے اس پر توجہ دی۔ اکثر لوگ اس سے ناراض تھے۔ چنانچہ اللہ اپنے نبی سے فرما رہا ہے کہ وہ لوگ اسی وقت خوش ہو سکتے ہیں جب آپ ان کے دین کی اتباع کر لیں۔ اس کی فکر نہ کیجیے کہ انہیں کیا اچھا لگتا ہے اور وہ کس سے خوش ہوتے ہیں، آپ جو سچائی لائے ہو اس کی دعوت دیتے ہوئے اللہ کو خوش کرنے پر توجہ دیجیے۔

2 ان کی اس تمنا کے جواب میں اللہ نے نبی کریم ﷺ کو یہ حکم دیا کہ ان لوگوں کو بتا دیں کہ سچی ہدایت تو اللہ کی ہدایت ہے، اور یہی وجہ ہے کہ میں تمہاری تمناؤں کی پیروی نہیں کر سکتا ہوں۔

3 کسی کو خوش کرنے کی خاطر اس کی بے جا آرزو اور تمنا کو پورا کرنے میں لگ جانا اسلام کے خلاف ہے اور سراسر نقصان ہے۔ ایسا کرنے والا شخص ہدایت سے اور اللہ کی حفاظت سے محروم ہو جائے گا۔

4 وہ اہل کتاب جو اپنی کتاب کی درست انداز میں تلاوت کرتے ہیں وہ اسلام کو قبول کر لیں گے۔ لفظ ”تلاوت“ کے دو معنی ہیں: تلاوت کرنا، پڑھنا، اور اتباع کرنا۔

5 وہ کتاب کی تعلیمات پر ایمان لا کر اور ان پر عمل کر کے اس کتاب کی اتباع کرتے ہیں۔ یہ لوگ سچے اہل کتاب ہیں۔ درحقیقت یہ لوگ حضرت محمد ﷺ پر ایمان لا چکے اور اسلام میں داخل ہو چکے۔

- ہمیں قرآن مجید کے تمام حقوق ادا کرنا چاہیے، جیسے اسے تجوید کے ساتھ پڑھنا، اسے سمجھنا، اس میں غور و فکر کرنا، اسے اپنی زندگی میں لانا اور اس کے پیغاموں کو دوسروں تک پہنچانا وغیرہ۔

- کتاب پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جو کتاب کی اس طرح تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کا حق ہے۔ جیسے جیسے قرآن سے رشتہ بہتر ہوتا جائے گا ویسے ویسے ایمان میں مضبوطی اور اضافہ ہوتا جائے گا۔

ایک دلچسپ نکتہ: آیت کے اگلے اور پچھلے مضمون کے حساب سے اللہ تعالیٰ مختلف جملے استعمال فرماتا ہے، جیسے:

- اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ: ”ہم نے انہیں کتاب دی“۔ یہ الفاظ عام طور پر اس وقت آتے ہیں جب اللہ ان لوگوں سے راضی اور خوش ہو۔
- أُوتُوا الْكِتٰبَ: ”وہ لوگ جو کتاب دیے گئے“۔ اس وقت جب اللہ ان لوگوں سے ناراض ہو۔

حدیث: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی (مومن کی) مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے سنترے کی سی ہے جس کا مزا بھی لذیذ ہوتا ہے اور جس کی خوشبو بھی بہترین ہوتی ہے۔ اور جو مومن قرآن کی تلاوت نہیں کرتا اس کی مثال کھجور کی سی ہے اس کا مزا تو عمدہ ہوتا ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ اور اس بدکار (منافق) کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے ریحانہ کی سی ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہوتی لیکن مزا کڑوا ہوتا ہے، اور اس بدکار کی مثال جو قرآن کی تلاوت بھی نہیں کرتا اندرائن کی سی ہے جس کا مزا بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس میں کوئی خوشبو بھی نہیں ہوتی۔ (بخاری:5020)

تصور واحساس: تصور کیجیے کہ آپ ﷺ نے دین کی خاطر کتنی محنت کی۔ لوگوں نے آپ کو ایک بہترین شخص کے طور پر قبول کیا اور آپ کے نرم دل، سچے، ایماندار وغیرہ ہونے کا اعتراف بھی کیا، لیکن برے اہل کتاب نے آپ کی سب سے اہم صفت یعنی آپ کے نبی ہونے کا انکار کر دیا۔

غور و فکر:

- کچھ لوگ صرف اس لیے اسلام کو پسند نہیں کرتے کہ وہ سچائی کی اتباع نہیں کرنا چاہتے ہیں، یا یہ کہ انہیں غلط معلومات ملی ہیں یا اس لیے کہ شیطان نے انہیں کنفیوز کر دیا ہے۔ ایسے لوگ چاہتے ہیں کہ آپ بھی ان کے کلچر، مذہب، لائف اسٹائل اور اخلاق کو اختیار کر لیں اور پھر ان ہی میں سے بن جائیں۔ حالانکہ سچی ہدایت تو اللہ ہی کی طرف سے ہے، ہمیں اسی پر باقی رہنا چاہیے۔
- ہمیں قرآن کی تلاوت درست انداز میں کرنا چاہیے، یعنی اس کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے۔

دعا: اے اللہ! ہمیں ایمان پر ثابت قدم رکھ، کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسروں کی غلطیاں ہمیں تیری کتاب کی پیروی سے بھٹکا دیں۔

اسماء وافعال: اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

اسماء

واحد	جمع	معانی
مِلَّة	مِلَل	مذہب
هَوٰى	أَهْوَاء	خواہش
عِلْم	عُلُوْم	علم

افعال: ہر فعل کے تحت دیے گئے تین افعال اور تین اسماء کی TPI کے ساتھ مشق کیجیے

کوڈ	مادہ	فعل ماضِ	فعل مضارع	فعل امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کام کا نام	معانی
س	خ س ر	خَسِرَ	يَخْسَرُ	اِخْسَرْ	خَاسِر	مَخْسُوْر	خُسْر	نقصان اٹھانا
رض	ر ض ي	رَضِيَ	يَرْضٰى	اِرْضَ	رَاضٍ	مَرْضِيّ	رِضْوَان	راضی ہونا
دع	ت ل و	تَلَا	يَتْلُو	اُتْلُ	تَالٍ	مَتْلُوّ	تِلَاوَة	تلاوت کرنا
اِخ+	ت ب ع	اِتَّبَعَ	يَتَّبِعُ	اِتَّبِعْ	مُتَّبِع	مُتَّبَع	اِتِّبَاع	پیروی کرنا

مشقی سوالات

1. جب یہود و نصاریٰ نے رسول ﷺ کے پیغام کا انکار کر دیا تو اللہ نے اپنے رسول سے کیا فرمایا؟
2. سبق میں ”تلاوت“ کے کیا معنی بیان کیے گئے ہیں اسے تفصیل سے بتائیے۔
3. ہم قرآن کے حقوق کس طرح ادا کر سکتے ہیں؟

کلاس پروجیکٹ: اس سبق میں جو حدیث بیان کی گئی ہے اس کا ایک تصویری خاکہ (graphical chart) بنائیے۔